Urdu A: literature – Standard level – Paper 1
Ourdou A : littérature – Niveau moyen – Épreuve 1
Urdu A: literatura – Nivel medio – Prueba 1

Wednesday 4 May 2016 (afternoon)
Mercredi 4 mai 2016 (après-midi)
Miércoles 4 de mayo de 2016 (tarde)

1 hour 30 minutes / 1 heure 30 minutes / 1 hora 30 minutos

Instructions to candidates

- Do not open this examination paper until instructed to do so.
- Write a guided literary analysis on one passage only. In your answer you must address both of the guiding questions provided.
- The maximum mark for this examination paper is **[20 marks]**.

Instructions destinées aux candidats

- N’ouvrez pas cette épreuve avant d’y être autorisé(e).
- Rédigez une analyse littéraire dirigée d’un seul des passages. Les deux questions d’orientation fournies doivent être traitées dans votre réponse.
- Le nombre maximum de points pour cette épreuve d’examen est de **[20 points]**.

Instrucciones para los alumnos

- No abra esta prueba hasta que se lo autoricen.
- Escriba un análisis literario guiado sobre un solo pasaje. Debe abordar las dos preguntas de orientación en su respuesta.
- La puntuación máxima para esta prueba de examen es **[20 puntos]**.

2216 – 0219

© International Baccalaureate Organization 2016

صرف **ایک** اقتباس پر ہدایات کے مطابق ادبی تجزیہ لکھیئے۔ آپ کا تجزیہ آپ کی رہنمائی کے لئے فراہم کردہ دونوں سوالات کی روشنی میں ہونا لازمی ہے۔

.1

چارپائی

چارپائی اور مذہب ہم ہندُستانیوں کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ ہم اِسی پر پیدا ہوتے ہیں اور یہیں سے اسکول، آفس، جیل خانے، کونسل یا آخرت کا راستہ لیتے ہیں۔ چارپائی ہماری گھُٹّی میں پڑی ہوئی ہے۔ ہم اِس پر دوا کھاتے ہیں اور دُعا بھی مانگتے ہیں۔ ہم کو چارپائی پر اُتنا ہی اعتماد ہے جتنا برطانیہ کو آئی۔ سی۔ ایس پر تھا۔

چارپائی ہندُستانیوں کی آخری جائے پناہ ہے۔ فتح ہو یا شکست، وہ جائے گا ہمیشہ چارپائی کی طرف۔ پھر وہ چارپائی پر لیٹ جائے گا، گائے گا یا گالی دے گا۔ [...]

فرض کیجیے آپ بیمار ہیں۔ سفرِ آخرت کا سامان مُیسّر ہو یا نہ ہو، اگر چارپائی آپ کے پاس ہے تو دنیا میں آپ کو کسی اور چیز کی حاجت نہیں۔ دوا کی پُڑیا تکیے کے نیچے، شیشی سرہانے رکھی ہوئی، بڑی بیوی طبیب، چھوٹی بیوی خدمت گذار، چارپائی سے مِلا ہوا بول و براز کا برتن، چارپائی کے نیچے میلے کپڑے، بچوں کے کھِلونے، جھاڑو، کاغذ کے ٹُکڑے، گھر یا محلّے کے دو ایک بچّے جن میں ایک آدھ زُکام میں مبتلا! اچھے ہوگئے تو بیوی نے چارپائی کھڑی کر کے غُسل کرا دیا ورنہ آپ کے دُشمن اِسی چارپائی پر قبرِستان لائے گئے۔

ہندوستانی گھرانوں میں چارپائی کو ڈرائینگ روم، سونے کا کمرہ، غُسل خانہ، قلعہ، خیمہ، دواخانہ، صندوق، کتاب گھر، سب کی حیثیت حاصل رہتی ہے۔ کوئی مہمان آیا، چارپائی نکالی گئی۔ اِس پر ایک نئی دری بچھادی گئی اور مہمان صاحب مع شیروانی، ٹوپی، بیگ، بُغچی کے بیٹھ گئے اور تھوڑی دیر کے لیے یہ معلوم کرنا مشکل ہو گیا کہ مہمان بے وقوف ہے یا میزبان بدنصیب! چارپائی ہی پر اُن کا مُنہ ہاتھ دُھلوایا اور کھانا کھلایا جائے گا اور اِسی چارپائی پر سو رہیں گے۔

فراق اور وصال، بیماری و تندرُستی سب سے چارپائی ہی پر نپٹتے ہیں۔ بچّے بوڑھے اور بیمار اِس کو بہ طور پاخانہ، غُسل خانہ کام میں لاتے ہیں۔ فرش پر گھسیٹیے تو معلوم ہو کوئی ملٹری ٹینک مُہم پر جا رہا ہے۔ [...]

حکومت بھی چارپائی ہی پر سے ہوتی ہے۔ خاندان کے کرتا دھرتا چارپائی ہی پر براجمان ہوتے ہیں۔ وہیں سے ہر طرح کے احکام جاری ہوتے رہتے ہیں اور ہر گناہ گار کو سزا بھی وہیں سے دی جاتی ہے۔ اِس میں ہاتھ پاؤں، زبان، ڈنڈا، جوتا سبھی اِستعمال ہوتے ہیں جنھیں اکثر پھینک کر مارتے ہیں۔

چار پائی ہی کھانے کا کمرہ بھی ہوتی ہے۔ باورچی خانے سے کھانا چلا اور اُس کے ساتھ پانسات چھوٹے بڑے بچّے، اُتنی ہی مرغیاں، دو ایک کتّے، بِلی اور بے شُمار مکھیّاں آ پہنچیں۔ سب اپنے قرینے سے بیٹھ گئیں۔ [...]

کوئی چیز کہیں گُم ہو، ہندُستانی اُس کی تلاش چار پائی سے شروع کرتا ہے۔ اِس میں ہاتھی، سُوئی، بیوی، بچّے، موزے، مرغی، چور سب شامل ہیں۔ رات میں کھٹکا ہوا، اُس نے چار پائی کے نیچے دیکھا۔ خطرہ بڑھا تو چار پائی کے نیچے پناہ لی۔

چار پائی ہندُستان کی آب وہوا، تمدُّن و مُعاشرت کا سب سے بھرپُور نمونہ ہے۔ [...] ڈھیلی ڈھالی اور بے سروسامان، لیکن ہندُستانیوں کی طرح غالِب اور حُکمراں کے لیے ہر قسم کا سامانِ راحت فراہم کرنے کے لیے تیّار۔ صوفے اور ڈرائینگ روم کے اسیر اُس راحت کا کیا اندازہ لگا سکتے ہیں جو چار پائی پر میّسر آتی ہے! شاعروں نے انسان کی خُوشی اور خوشحالی کے لیے باتیں منتخب کر لی ہیں، مثلاً سچے دوست، شرافت، فراغت اور گوشۂ چمن۔ ہندُستان جیسے غریب ملک کے لیے یہ فہرست اِس سے مُختصر ہونی چاہیے۔ میرے نزدیک تو صرف ایک چار پائی اِن تمام لوازِم کو پورا کر سکتی ہے۔

رشید احمد صدّیقی، مضامینِ رشید، (۱۹۳۱)

(ا) اس مضمون میں مرکزی موضوع کے طور پر چار پائی کی اہمیت اور اس کے کردار پر تبصرہ کیجیے۔

(ب) اس اقتباس کے اثرات کے حصول کے لیے مصنف نے جس طرح زبان اور دیگر ادبی خصوصیات کا استعمال کیا ہے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

.2

آوارہ

شہر کی رات اور میں ناشاد و ناکارہ پھروں
جگمگاتی جاگتی سڑکوں پہ آوارہ پھروں
غیر کی بستی ہے کب تک دربدر مارا پھروں
اے غمِ دِل کیا کروں، اے وحشتِ دِل کیا کروں

جھلملاتے قمقموں کی راہ میں زنجیر سی
رات کے ہاتھوں میں دن کی موہنی تصویر سی
میرے سینے پر مگر چلتی ہوئی شمشیر سی
اے غمِ دِل کیا کروں، اے وحشتِ دِل کیا کروں

یہ روپہلی چھاؤں یہ آکاش پر تاروں کا جال
جیسے صوفی کا تصور جیسے عاشق کا خیال
آہ لیکن کون جانے کون سمجھے دل کا حال
اے غمِ دل کیا کروں، اے وحشتِ دل کیا کروں

پھر وہ ٹوٹا اک ستارہ پھر وہ چھوٹی پھلجھڑی
جانے کس کی گود میں آئی یہ موتی کی لڑی
ہوک سی سینے میں اُٹھی چوٹ سی دل پر پڑی
اے غمِ دل کیا کروں، اے وحشتِ دل کیا کروں

رات ہنس ہنس کر کہتی ہے کہ میخانے میں چل
پھر کسی شہنازِ لالہ رُخ کے کاشانے میں چل
یہ نہیں ممکن تو پھر اے دوست ویرانے میں چل
اے غمِ دل کیا کروں، اے وحشتِ دل کیا کروں

ہر طرف بکھری ہوئی رنگینیاں، رعنائیاں
ہر قدم پر عشرتیں لیتی ہوئی انگڑائیاں
بڑھ رہی ہیں گود پھیلائے ہوئے رسوائیاں
اے غمِ دل کیا کروں، اے وحشتِ دل کیا کروں

راستے میں رک کے دم لے لوں مری عادت نہیں
لوٹ کر واپس چلا جاؤں مری فطرت نہیں
اور کوئی ہمنوا مل جائے یہ قسمت نہیں
اے غمِ دل کیا کروں، اے وحشتِ دل کیا کروں

منتظر ہے ایک طوفانِ بلا میرے لئے
اب بھی جانے کتنے دروازے ہیں وا میرے لئے
پر مصیبت ہے میرا عہدِ وفا میرے لئے
اے غمِ دل کیا کروں، اے وحشتِ دل کیا کروں

جی میں آتا ہے کہ اب عہدِ وفا بھی توڑ دوں
ان کو پا سکتا ہوں میں یہ آسرا بھی توڑ دوں
ہاں مناسب ہے یہ زنجیرِ ہوا بھی توڑ دوں
اے غمِ دل کیا کروں، اے وحشت دل کیا کروں

اسرار الحق مجاز، اُردو نظم (۱۹۵۱)

(ا) اس نظم کے مرکزی خدشات اور ان کے پیش کرنے کے انداز پر تبصرہ کیجیے۔

(ب) اس نظم میں ڈھانچے اور دیگر ادبی خصوصیات کا استعمال کیسے اور کتنے موثر انداز میں کیا گیا ہے؟